

بیت مولانا محمد علی مونگیری

بابی دارالعلوم ندوۃ العلماء

از سید محمد الحسن ایڈیٹر البعث الاسلامی "تمہیر"

دگس مینھصورب

انجیری داؤں سے یہ بنا ہوا ایک رہنم
ہے جو سرداری، زکام، سینے میں درد،
زبریے کیڑے کے کامنے اور بندے وغیرہ میں
فائدہ مند ہے،

زکام کی وجہ سے بند ناک کو کھولنا
ہے، اس کو سینہ پر ناک میں اور دمیرے
حصوں پر جہاں سردی کا اثر ہو خوب لمنا
چاہئے۔ بنانے والے

بھارت کیکل اینڈ فائیٹیکل
لیبارٹری نشاٹ گنج لکھنؤ

"تمہیر حیات"

ملکیت کے بارے میں بیان

اخجار کے جسٹریشن (مرکزی) قواعد ۱۹۵۴ء
کے قاعدہ منہج کے تحت حکومت ہند کی خلاف
اتلاعات و نشریات کا مطلوبہ بیان متعلق ملکیت
و دیگر تفصیلات۔

۱۔ تمام اشاعت..... لکھنؤ

۲۔ وقت اشاعت..... پندرہ روزہ

۳۔ پرنٹر کا نام..... محمد احسنی

- قویت..... ہندوستانی

- پت..... ۳۰ گوئن روڈ لکھنؤ

۴۔ پبلشر کا نام..... محمد احسنی

قویت..... ہندوستانی

پت..... ۳۰ گوئن روڈ لکھنؤ

۵۔ ایڈٹر کا نام..... محمد احسنی

قویت..... ہندوستانی

پت..... ۳۰ گوئن روڈ لکھنؤ

۶۔ مالک..... شعبہ تمہیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بیان ملکیت کریں۔ جبرا

خواہشمند حضرات

اسٹاکٹ کے

خواہشمند حضرات

اسٹاکٹ کے

صحت کا توازن ۰۰۰

چادریں ایڈیشن ہائی اسٹاکٹ

توت توہنی بیٹھے اس کے محظی بھیں

ایڈیشن کے جلدی ملکیت ملکیتی

ہندوستانی ملکیت ایڈیشن

غذائیت اور توانائی سے بھروسہ ملکیت

چادریں ایڈیشن ملکیت

دو اخناد طبیعی کاچ مسلم یونیورسٹی علی گنڈھی

اسٹاکٹ ایڈیشن

اسٹاکٹ ایڈیشن

جلد منسٹر

۱۳۸۵ھ

مطابق

۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء

تعمیر حیات

شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

شمارہ منسٹر

ساکلنہ

روپے

فابرچ ۳۰ پیسے

شمارہ منسٹر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قربانی

ایک عنہ

کی

تجدد

سعید الرحمن الاعظمی

TAMMER-E-HAYAT

(FORTNIGHTLY)

DARULULOOM, NADWATULULAMA LUCKNOW (INDIA)

دارالعلوم نکر و کمال العلیاء کا میثاک رکورڈ نصانیا

القرآن العظيم

اے مولانا ابوالحسن علیہ السلام
کس کتاب میں اسلامی تاریخ، نام اسلامی شخصیتوں، بندوستان کی اسلامی تاریخ اور
اسکی نامور شخصیتوں کے متعلق اسیق، اسلام اور بندوستان کی تاریخ کھلا دے، شہزادی
مکانوں کا تعارف، حلیماتِ حامہ اور صورتی مسائل اُنکے مطابق، اعلیٰ وغیرہ کی
لئے بے کاری سبق عنی وجہ سے شامل نہ ہو اور کسی اس حق تجوید ایحیت کی طرف پر یہی
لرتا ہو، مدارس اور یونیورسٹیوں کی تعداد نے اس کو داخل نصاب کیا ہے۔

قصيدة لشِّفَافِ الْأَطْفَالِ

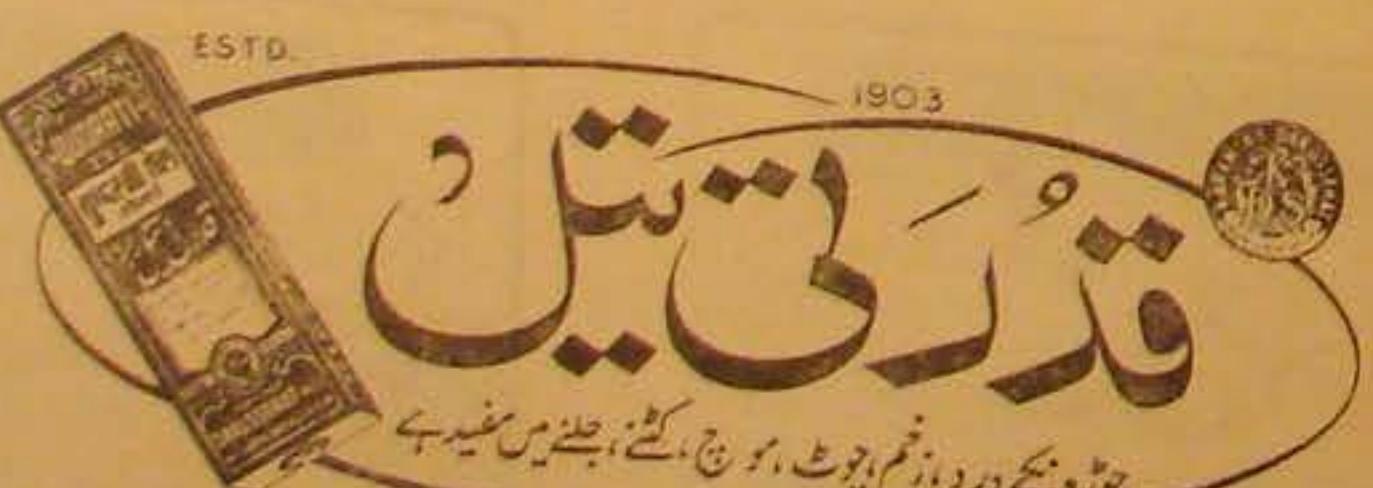
ال: مکملانہ ابوالحسن اعلیٰ ندوی
اس کتاب میں ایک طرف زبان کی تعلیم کے جدید اصول اور ماہرین علم و فضیلت کے
محبوت کا سلسلہ لکھا گیا ہے کہ یہ کتاب عربی زبان کی تعلیم کا جتہرین اور سب سے قدری علم بخشی
ہے، دوسری طرف ابی اطہر سیوط تلامیم کے واقعات اور اصول کو اس پیرایہ اسلوب میں پیش کیا
گیا ہے کہ علم کے بیان اور اصول خود بخوبی طلباء کے ذہن میں ہوتے چڑھاتے ہیں، اس
پہلے کو ماں اپنے میں بڑی تعداد کی نکاحوں سے دیکھا گیا ہے!
تمہارے خواصا، ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۵۴، حصہ سوم

مذکورات

ان مولانا پنجتائیح ترددی
اس کتاب میں صفت نے ان جاندار مکاروں کا انتساب کیا ہے جذاب کے لحاظ
اوہ کلام کی بلاغت کیا تھوڑی داخلی تحریت کا اگر سکتے ہیں اور اسلامی ہدایات پر
کفر میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں، سیرت تبریزی، ہمايون، سید احمد مستند و معاویہ از ارشاد
پرواروں کی شرک کرنے والیں کے لئے یہ جو عین زبان و ادب کی بہترین نمائیں کرتے ہیں
نذر قرآن کے ساتھ خشجدید اور انکم قدم کی بھی شامل ہے، مگر اس مہینے کی دوسری تعداد نے بال
نیا کیا ہے۔

卷之三

کے اخبارات میں
اُرینٹ ورلڈ میں
اور ہندوستان میں
اس کا بدل نہیں
کیا جائے۔



کارخانہ دارالصحت میوناٹھ بھجن پریسیلی
CAYAR PRESS

Cover Printed at Madwa Press, LUCKNOW.

آئیت عبیدیاران جمیعیہ الاصلاح

نے سال کے لئے جمیع الاصلاح طلبیتی دارالعلوم ندوہ العلاماء کا
انتساب عدل میں آچکا ہے، انشا اللہ جلد ہی "الاصلاح" کی تمام سرگرمیاں
سے دستور شروع ہو جائیں گی۔ عہدیداران کی تعظیل درج ذیل ہے۔

| | |
|------------------------|----------------------|
| نائب صدر | نجي الدين خالد طبیبی |
| ناظم | شیعیق احمد خالد |
| نائب ناظم | محمد ایوب ڈیلیانی |
| محاسب | رئیس احمد شاکری |
| مستند بزم خطابت | کلام الدین احمد |
| مستند بزم مسلمانی | سید ارشاد علی |
| مستند بزم صفات | شیخ محمد صالح |
| مستند دار الکتب | محمد صالح سورتی |
| مستند مالیات | خالد مسعود |
| مستند تہذیب ثقافت | محمد ابراهیم سورتی |
| مستند دار الاخبار | رونالد اسمح |
| معادن شبیه دار الاخبار | صیبیب ارجمن |
| رکن | شبیر احمد بتولی |
| . | عبد الوہب جلیسی |
| . | محمد اکرم علی |
| . | محمد اقبال مسعود |
| . | محمد فاروق سورتی |

(كاتب عبد الواحد ونددي)

ڈسمنڈھور ک

ڈکس ملٹی چوپ ک انگریزی دوادری سے بنا ہوا یا ایکی
ہے جو سردی، زکام، سینے میں د
زہریلے کیطے کے کاشتے اور بلنے وغیرہ میں نافذہ مند ہے۔
کیا دچھتے بن ناک کو کھو رتا ہے، اس کو سینے پر، ناک میں اور دم
حستوں پر جماں سردی کا اثر ہو جوپ بلنا چاہئے۔

بُنائے والے

بھار کی سکل اپنے فردی سکل لیا رسمی نشاط گنجائیں

کھانوہ

بندیستا نی جڑائی بوٹیوں کے اکیسٹر لیکٹوں کا مرکب ہے، یہ خشک کھا دعا، خصلی بخمار، نزلہ، زکام، گلے کی خراش دست دی کے اثر دعینہ امراء میں غامدہ ہونے لگتا ہے۔
کھاشونڈا! — تکورہ بالا امراض میں بے حد مفید ہے۔

پناہے والے بھار کیمیکل ارڈنمنٹس پیپر لکھاڑی نشا طگنج لکھ

اسلام کا اجتماعی نظام

ما تحول، عزیزوں اور پروسوں کے حقوق

از محنت نسیان علوی

بکر اسلام پہلی منی میں ایک ملی انہب
ہے، لہذا سبی، اقتصادی اور مہمی اصول
حقیقی اور استدالی مطابق کے مطابق مرتب
کئے گئے ہیں اور ان اصولوں نے ایک ایسی معاشرت
کو فرم دیا جس کی جیاد مساوات، رہنمادی اور
ادب، بھائی چارے پر رکھا گئی ہے۔
اپنی اور قدرات کی مانند اسلام کی بجا
کل قیامت خسترا ایک جملے میں بیان کی جا سکتی ہے
۔ جب اور انسانیت کی خدمت، لیکن یہ کافی
نہیں بلکہ اسلام نے ایک ملک عہد پر نیکے
ناطے اس خدمت کو بالتفصیل بیان کیا ہے۔
ادب بیانیہ کے درمیان میں ایک احمد اسکو
کو تینی خصوصیتیں دیے گئیں اور اس کا وہ ذریعہ
کو طلاقی پر، اور عزیزوں میں قریب ترین کی پہلی
دوکرنا چاہیے۔ اسلام نے حقوق کی جس
باقاً ہو گئی کی تسلیم کیا ہے ایک دوسری جذب
ہے کہ تمام مسلمان ایک بازوں کی مانند اور ایک
مضبوط دیوار کی اینٹوں کی طرح ایک دوسرے
کے۔ بہن دادر بدھ مذاہب نے خاطر (وائس) اور
دوکرنے میں انسان اور جاؤز کو ایک بھی زمرہ
میں رکھا ہے۔

تو یہ علم امدادت کے خلاف ہو گا۔ قرآن پاک
کے سعدہ نامہ میں ایک مقام ارشاد فرماتا ہے۔
”تم بددھارہ اپنے ماں ابا، اعسزہ،
بیتیوں محتاجوں، پڑوسیوں، مسافروں اور
نظامیوں کے۔“ معاشرے کے مختلف افراد کے
حقوق کی تقيیم جس طریقہ قرآن پاک میں کی گئی ہے
وہ بالکل فظی اور علی ہے لیکن دنیا کے دیگر تمام
ذمہ دہیوں میں موجود پر قلعہ فاموش ہے۔

و دوسری جانب اسلام عالمی بجائی چائے
کی تبلیغ کرتا ہے اصل اپنی پروردگاری کی خواہوں کو تاکید
کرتا ہے کہ ان انسانوں کے ساتھ مہربانی سے پیش
آئیں اور دہ دنیادی اشتیاء، جوان کے لئے تخلیق
کی گئی ہیں ان کا سچے استعمال کریں اور مفرد تصدیق
کی حاجت روانی رہی۔ کچھ ہر یہ قبیل

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
۔ ایک شخص جو پودا گاتا ہے اور انسان اور
پرندے اس کے پھل سے نامہ اٹھاتے ہیں تو وہ
اُس کی اقبال مذہبی کی دعا کرتے ہیں۔ ایک
شخص صرف اس لئے بہت میں داخل کر لیا گیا
کوئی حکم اس نے ایک پیاس سے مرے ہوئے نہ کہ
پانی پالایا اور اس کو حوت سے بچا لیا۔ وہ درمیانے
کو حصہ اسٹلے مزرا علیگئی پڑی کہ اس نے ایک بلی
کو بازہ دکر ارادہ الاتھا۔ ایک دوسری جذب
باقاً ہو گئی کی تسلیم کی ہے وہ دیگر مذاہب میں ناپید
ہے۔ بہن دادر بدھ مذاہب نے خاطر (وائس) اور
دوکرنے میں انسان اور جاؤز کو ایک بھی زمرہ
میں رکھا ہے۔

یہودیوں اور عیاٹیوں میں دالدین کی تسلیم
و تکمیل پر تو فردہ دیا جاتا ہے لیکن دیگر عزیزوں
کے حقوق کے بارے میں وہ بالکل فاموش ہیں
لیکن اسلام نے تمام عزیزوں کے حقوق کے
متعلق بہت تفصیل سے بیان کیا ہے، اور قریب
ترین عزیزوں کو خوبیت دیکھتے ہیں اسلام کی تسلیم
الخلائق ظیفیات اور فتناتی اوصولوں پر منی ہے۔ امّا
زوری اوصولوں کو علی بارہ بیان کرنے کے لئے ہیں پیش
کر دیجیا پہنچا کر بیان کیے ہیں ایک بھی فرد کی مدد
کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ اس کی پڑھی بیار
مان، ایک عزیب بیار، شردار اور ایک بیار پروری
پر قوی فظی طور پر وہ پہلے ماں بھی کی مدد کرے
گا کیونکہ وہ مسے زیادہ اس کے قریب ہے، اور
یہی اسلام بھی کہتا ہے اور اگر اس کے برکس کیا گیا
ذمہ دہیوں میں ارشاد کا ادھار تھا۔

والدین کے حقوق! ماں سے زیادہ اپنے
فرزند کی اوجہ کی مشق
ہے، اسلام میں فرزند پر ماں کے سچے زیادہ حقوق
ہیں، میوہی اور ہیاٹی فریضی بھی۔ خدا کے
یہ دسے بلند مقام والدین کا ہے۔ حدیث نبوی
ہے کہ: ماں کے قدموں کے سچے جنت ہے۔
چونکہ ماں اولاد کی پرورش اپنے حوزن سے کرتی ہے
اس لیے ماں ان کی قوی اور مدد کی سے زیادہ
ماں، ایک عزیب بیار، شردار ایک بیار پروری
مقام ماں کو عطا کیا ہے۔ قرآن پاک میں کم سے
کم بارہ والدین کے ساتھ حقوق کی ادائیگی میں
ذمہ دہیوں کی تاکید کی گئی ہے، ایک موت
ذمہ دہیوں کے حقوقی حق دیا جائی

لسانِ نظام

ابوالاسوار رمزی اٹاوے

آخر شاہی حیمت آبادی ندوی

بشر کو عمر کی اگر زندگی نہیں ملتی
و پھر خوشی کی اس آنکھی نہیں ملتی
نشاطِ رفتہ پر حیران ہے کیونکہ نادل
خوشی بقدر نفس دانہی نہیں ملتی
فنا کا دعویٰ منزل ری جو رکھتے تھے
ایسیں میں بہت منزل ری نہیں ملتی
بزرگ درس سلامت روی ہر عام مگر
کسی میں نکر سلامت روی نہیں ملتی
جنون شوق کی اللہ کے رخت پرداز
جنز بھی عالم پرداز کی نہیں ملتی
حستِ حمد بھی جو کوشن نہیں جو کے آخر
تو پھر کہیں بھی کوئی روشنی نہیں ملتی

زمیں کے ذمے بننگے تارے سلام کی روشنی ملیگی
جده بھی دیکھنگے ہر قدم خلوص کی پاندی ملیگی
چمن بر تاہو ملیگا ہر ایک لیانے باعث ہو گا
بہار تو پھر بہار ہی ہر خزان بھی منشی ہوئی ملیگی
نظام گلشن بدل بہار ہی میں سے سبزہ نکار رہا ہے
کلی کلی میں بہار ہو گی بہار میں ہرگی ملیگی
یہی وہ فانوس آخری ہر جو سکھ سکا ہے سچھ سکیگا
اسی ستر تاہنگی کی ہر اسی ستر تاہنگی ملیگی
بہار کے تاریخ و تجربہ سب کوہ بند کار لٹھے
نظامِ حجت یہی ہر مری ایسی سمجھی پی میں

۴۴
اسان کی تباہی میں ہے ان کا بھی بڑا دخل
کچھ کم نہیں پیران مکاتب بھی خطا کار
کافر، می نہیں مور دلاظم جہالت
اس دور کا مومن بھی ہرنا محروم اسرار
وہ قوم ہمیشہ رہی گم کر دہ منزل
جس قوم کے فرزند نہ ہوں خود ارنہ بیدار

نو میدی دایوسی شیوه نہیں مردوں کا
اک نزہہ رہنا اک جبتوں سوئے منزل
مٹ کر، یہ رہتی میں مہرومد دا بخم کو
آئینہ دکھاتا ہے ہر ذرہ خاک دل
مولوم نشان اس کا معلوم مآل اس کا
آئی ہی نہ پوچکو تغزیت حق دیا طل

العلاءات میں زمانے کے

(گذشتہ سے پیوستہ)

وزیر عظیم ندوی

کھروکش ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں نے بینہیں کیا
بچھے جھٹلا دیا تو یہی نے ان کو حنوب نارا پھر استاد
اے تو اہوں نے بچھے پیٹ دیا۔

میں نے کہا۔ لیکن اب بچلی کے اور بھی
فائدے معلوم ہو گئے ہیں جنہیں تم نہیں جانتے۔ وہ
سے دی کے موسم میں گلوکوں کو گرم کرتا ہے۔ اور
گرم کھانا طہینہ کر فی ہے اور.....

میرا جبل پر رہیں ہیں ہو اخاکہ رواکا بچھے پڑا۔

«اللہ کی پناہ یہ کیا ہے؟

یہ نے ادھر دیکھا ایک فلم کا استھان لگا ہوا
تھا۔ اس میں ایک عورت کی نگلی تقویر ہے، اور
ایک نوجوان اسکو پردے بھاتا۔

میں نے کہا۔ یہ سینما کا اعلان ہے

کیا تم سینما میں جانتے؟

«کیوں نہیں؟ جب میں بدھے میں تھا تو لوگ

بچھے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا تھیں

اس نے اپنے جہالت کا انہلار گوارا زکا اور بچل کر

وہ سینما شناختہ میں تھا۔

«یوچہ کہہ ہے ہو؟ کیوں جھلک سے پکڑا یا گیا

ہو؟ جانتا کیوں نہیں میں تو طلباء میں غریکی کرتا تھا

کہ میرے والد بھی کار میں بٹھے چکے ہیں۔

میں نے پوچھا۔ کیا وہ اسی طرح تھی؟

اس نے جواب دیا۔ نہیں، ایسی نہیں تھی۔

وہ سنتہ دوسرے پلے زین پل کی تھیں

اب دش دہ دشن کی تھیں رہا۔ جس کوں جانتے ہو اس

وہ سنتہ پر آسان کے ۲۸ دو گز بچکے ہیں۔

اس نے کہا۔ جب تو یہ مہ مال کا ہوں

گا۔

ہاں اسی کیا لگ ہے۔

لیکن میں کیا تباہے سانے بچہ نہیں لگ

رہا ہوں۔

اوہ میں پوٹھامیں لگ رہا ہوں۔

اس نے کہا۔ اگر تھے جو بچہ تھے مجھے

دیکھا۔

وہ بچوں۔

اس نے کہا۔

جس کوں جانتے ہو اسے سانچوں سے

ہر روز جو تھے، کچھ پڑھتے، کچھ پڑھتے، کچھ پڑھتے

والد مجھے سے کچھ لازم۔ تھا تو افسوس، وچھی بلد

حاجبہ تھا تھی۔ نجف اندھے رہا پہنچی۔ اس طرح ان
کتابوں کا نام بچھے سلم جو گیا۔ میں کتب خانہ میں
باتا، کتابیں لٹھا، ایک سچھے پڑھتا۔ اگر اچھی تھی
تو پڑھتا رہتا وہ درسی اٹھاتا۔

میں نے گھاستہ تھا۔ میں مدرسہ کے صافی
کیا۔ کتاب میں جانتے ہیں؟

«کچھ ساقی بیعنی کتابوں کو جانتے ہیں۔

«قسمیں کے نئے کوئی کتاب نہیں پڑھتے۔

اس سوال سے اس کے چھر پر رہی دوڑ گئی

ادھ غاموش ہو گیا۔

میں نے کہا۔ ذر دنہیں، بتاؤ بچھوٹوں
زبول۔

تیز ہجے میں جواب دیا۔ میں کسی سے نہیں
ٹوٹتا اور میں مومن ہوں۔ جبتوں نہیں بوٹا

کیا کوئی مومن جھوٹ سمجھیں پول سکتا ہے؟

«بچھے تھے جو تم نے اپنیں

کاٹے سمجھ کھا ہے؟ لیکن شام کی ستام

عورتیں عا پہنچی ہیں۔ مسلم، یہودی اور نصرانی

یہ کوئی سندھ تھیں رہا۔ ہاں مسلمان

حدائق تھیں بھروسی چپا کر سوتی ہیں اور درود و دل کے

چھر سکھ رہتے ہیں۔

نے یہ مسلمان ہیں۔ پہنچا و نظری۔

کون ہیں؟

میں خاموش ہی رہا۔ کیدیکہ میرے پاس

کوئی جواب نہیں تھا۔ میں سوچنے لگا کہ ام پہلے

کیا تھے اور ارب کیا ہو گئے۔ اور میرا ہیں

محدث دا لام تھے پر ماضی کی طرف توٹ آیا ہیں

تے دیکھا وہ رواکا کھکھ رہا ہے اور مجھ سے دور

ہوتا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ مامنی کے

کہر ہی گم ہو گیا، احمد میرے ہاتھ میں ایک قانی

خونی مقصود رہ گئی۔ اس زمانہ کی تصویر جب

کہ کائنات کے راز مرتبہ تھے اور زمانہ تہذیب سب

کی دنیا سے بیگانہ تھا۔ لیکن اسی خوبیاں ہیں

کی دنیا کی خاصیتی۔ پاکیزگی کا زمانہ تھے۔

جیسے کہ زمانہ پوہنچ کے لئے مانع ہو گیا۔

سب پر مادی ہے، اگر ان تمام کیا۔ دو گھنٹے کافی
ہیں تو زبان دادب میں تھی، درست، اکمل،
انداز، اور حروف تہات سب کیا۔ دو گھنٹے پاٹے۔

اسی طرح ریاضیات میں حساب، بندست،
الجبر وغیرہ کے نئے اور سائنس کے تمام شعبوں
کے نئے دو گھنٹے کافی ہیں۔ گھنٹوں کا سلسہ مقطوع

ہو گیا تھا۔ وہ مبہوت ہے پرہے عورتوں
کو دیکھتے تھے۔ مذکور ملک ان کی باہمیں کھلی

ہو گئی تھیں۔ پر گھنٹوں تک نظر آ رہتے
تھے، جب کے نیکے ہو گئے۔ اور جو بھری دوڑ گئی

بے بال شاخوں پر لہرا رہتے تھے۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگا۔ یہ کون ہیں؟

یہ نے کہا۔ سحریت۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

کہنے لگتے تھے اور جنگ کی تصویر میں رکھا تھا۔

میں نے کہا۔ کیا کیا کیا ہے؟

ختمِ مشد

۔

بھی۔ میں مکریم دمی رویم

یخیں، تھامیں، تھامیں

لیکن اس زمانے کے تھامیں کی ذات دخواں کی کہا

ان سیاست دا لون کی غافی کا اندازہ کیا ہے

تاریخ۔ تھامت سے داروں میں بچھے پہنچے ہیں

کتنا فرد گئے ہیں، اس کا اقتدار کچھ اعلیٰ کیا ہے

مالک اللہ کے دست تھوفت، عطا کے ملک کے

سلب لک کی تقدیر پر ایمان لے لے جائے ہے

زیادہ مذکور میں بچھے پہنچے ہیں

تھامیں کا دھانیں پہنچے ہیں

حیک ارسن ندوی

بما تدم دا خر
نہیں کہیں بجا و نہیں اسک
بل الاناں علے
تیرے رب کے پاس ہجھٹھنے
نقشہ بصیرۃ ولو
کی جگہ اسدن ااناں کو
الق معاذیرہ (تیار)
عل اور جو یعنی جھوڑا ہے مال و دولت دہ سب آگے
بنا یا جائیگا لکھ ااناں اپنے حال کو دیکھا ہے اگر مج
دہ زبان سے بہاناتر ارشاد کرے۔
آگے ارشاد ہوتا ہے۔

ایجسپ ا لائنسان کیا ان ان یہ سمجھتا ہے کہ وہ
ان نیز رک، سد میں الم
لیک نطفۃ من منی
یہ می نہ کے ان
علقة خلق نسوی
فجعل منه الزوجین
الذ کردا لامشی
الذیں ذ الک بقدوس
علیا ان عجیب الہمتوی۔
کہ مرد وں کو رد بارہ جلاں
(قیملہ)

لیعنی پہلے بھی انسانی اجسام کے تمام احیاء
 منتشر اور دوسرے کر بہت میں اجسام میں داخل
 تھے اور ان کا اکٹھا کرنا اور انسانی شکل میں نمودار کرنے
 مشکل نہیں تھا تو دوبارہ اس کی تخلیق ناممکن کیوں
 ہے۔ یہ انسان جو آج احکامات خداداد می کے انکار
 کی جارت کر رہا ہے اس کی حقیقت کیا ہے کیا و
 یا فی کی صرف ایک ٹپکی ہوئی بونہ نہ تھا، سچر بندھا ہو

خون چو اپھر خدا نے اسکو بنایا اور تحریک کیا تو کیا یہ حکم
نہیں کہ ان ان جس تدریجی قانون کے متحفظ پیدا
ہوتا ہے تھا اور قتا ہو جاتا ہے اسی قانون کے متحفظ
دہ دوبارہ اپھر پیدا کیا جائے اور اس سے اس کے
اچھے اور بردے تمام افعال کی باز پرس ہو، قرآن کل
ہے یہ خدا کا وعدہ اور اس کا اصل فیصلہ ہے ان ان چو
اس کو تعلیم کرے یا نہ کرے تیامت بھر طال آئیوائی
اور ان ان کو اس دن اکٹھا ہونا اور اپنے خاتم کے سامان
پیش ہونا ہے یہ دن کب جو گھا اس کا اندمازہ اس دن
کے ان ناموں سے ہو سکتا ہے جو قرآن کریم
جبکجا ذکور ہیں، مثلاً کہیں کہا گیا ہے۔
یوم الدین یعنی | بزرگ کا دن -

| | | |
|-----------------|-------------|------|
| انوس کا دن | يوم التغابن | ان |
| کھڑے ہوئے کا دن | يوم القيمة | کھڑا |
| بایم ملئے کا دن | يوم التلاطف | گزر |

| | |
|--|--------------------------|
| یو م مصلوہن | جانا ہوا دن |
| یو م الدناد | پکار کا دن |
| یو م اکاڑ فلہ | تربیت نیوالی مصیبت کا دن |
| یو م الجہم | اکٹھا ہونے کا دن |
| یو م عسیر | ایک سخت دن |
| یو م الحساب | حساب کا دن |
| یو م عظیم | ایک بڑا دن |
| یو م الحسرۃ | حضرت کا دن |
| یو م عصیب | سخت دن |
| یو م الحنر و ج | بڑوں نے لکھنے کا دن |
| یو م البعث | جی اٹھنے کا دن |
| یو م الفہصل | فیصلہ کا دن |
| اور کہیں یہ کہا گیا ہے۔ | — |
| یو م الحق | سچا دن |
| یو م المرعد | موعد دن |
| الوقت المعلوم | جانا ہوا وقت |
| یو م اکاڑ حتر | پکھلا دن |
| اعتار علة | کھڑا کھڑا نے دالی |
| الساعة | دہ گھٹری |
| العناء شیخ | چھا جانے والی |
| الوعد | وعدہ |
| الطامة الكبیری | بڑی مصیبت |
| الرافعة | وقوع پذیر |
| النبأ العظيم | بڑی خبر |
| امر الله. | خدا کی بات |
| الحاقۃ. | ضرور آینوالی گھٹری |
| العاصۃ. | پھر آینوالی گھٹری۔ |
| اسی طرح اس کے یہ چند مرکب اوصافی نام بھی | ملا خط ہوں۔ |
| یوم بیغنم في الصور | جس دن نرسنگھا پجو |
| (انعام وخلود ط) | جائے گا۔ |
| یو م بیغنم الصادقین | جس دن سچوں کو ان |
| حد قیصر (ماذہ) | کی سچائی کام آئے گی۔ |
| یو م لا بیغنم مال دلا | جس دن زمال کام میئے |
| بنوت (شرار) | گھاٹ اولاد |
| و یو م بعض النطام | جس دن گنہگاری پے دلو |
| علی بیدیہ (فرمان) | ہاتھ چپکائے گا۔ |
| و یو م لشوق النہام | جس دن آسمان پھٹے |
| (افرقات) | سماء۔ |

بعاتدم دا ختر ہیں کہیں بجا و ہیں اسے
 بل الانان علٰا یہرے رب کے پاس جو شہر
 نفسہ بصیرۃ ولو کا جگہ اسدن انسان کو
 الق معاذیۃ ریام جو اس نے آجے بھجا ہے
 عل اور جو یہ مجھے جوڑا ہے مال و دولت دہ سب آگے وجہ
 بتا یا جائیگا بلکہ انسان اپنے حال کو دیکھتا ہے اگرچہ
 وہ زبان سے بہاناتر اشکارے۔
 آگے ارشاد ہوتا ہے۔

ایحیب الانان کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ
 ان یترک، سدی الو وہی بیکار حچور دیا جائیگا
 یک نطفۃ من منی کیا وہ پانی کی ایک ٹپکی
 یہمنی شم کان ہوئی بوند ن تھا عجروہ
 علقتہ خلق نسوی بندھا ہوا حزن ہوا پھر
 فجعل منه الزوجین خدا نے اسکو بنایا اور اس
 الذ کردا لافٹی کو ٹھیک کیا چراس کو
 الیس ذ الک بقدہ جوڑا کیا یعنی مرد ماد کیا
 علٰا ان یحیی الموتی۔ کیا وہ خدا اس پر قادر نہیں
 کہ مرد وہ کو دوبارہ جلا کے
 (قیمه)

یعنی پہلے بھی انسانی اجسام کے تمام احیاء
 منتشر اور دوسرے بہت سے اجسام میں داخل
 تھے اور ان کا اکٹھا کرنا اور انسانی تشکل میں نہود اکرنا
 مشکل نہیں تھا تو دوبارہ اس کی تخلیق ناممکن کیوں
 ہے۔ یہ انسان جو آج احکامات خدادادھی کے انکار
 کی جارت کر رہا ہے اس کی حقیقت کیا ہے کیا وہ
 پانی کی صرف ایک ٹپکی ہوئی بوند ن تھا، پھر بندھا ہوا
 نون ہوا پھر خدا نے اسکو بنایا اور ٹھیک کیا تو کیا یہ مکن
 نہیں کہ انسان جس تدریجی قانون کے ماتحت پیدا
 ہوتا بُدھتا اور قتا ہو جاتا ہے اسی قانون کے ماتحت
 وہ دوبارہ پھر پیدا کیا جائے اندھا سے اس کے
 اچھے اور بُرے تمام افعال کی باز پس ہو، قرآن کتنا
 ہے یہ خدا کا دعہ اور اس کا اصل فیصلہ ہے انسان چاہئے
 اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے تیامت بہر طال آئیوں ہے
 اور انسان کو اس دن اکٹھا ہونا اور اپنے خاتون کے سامنے
 پیش ہونا ہے یہ دن کب جو ہوگا اس کا اندمازہ اس دن
 کے ان نامزوں سے ہو سکتا ہے جو قرآن کریم جس
 جا بجا نہ کو رہیں، مثلاً کہیں کہا گیا ہے۔

یوم الدین یعنی بزرگ کا دن۔

یوم التغابن، افسوس کا دن

یوم القیامہ، کھڑے ہونے کا دن

یوم المیاہ، یا یعنی عالم کا دن

تیامت کا دن کب ہو گا جس دن تمام
سیاہے آپسیں مٹکا کر چلتا چور ہو جائیں گے انسان
پیٹ جاتے گا، زمین اٹ دی جائے گی، عرفِ عام
میں اگرچہ اسی دن کو قیامت کا دن کہا جاتا ہے لیکن
حقیقت یہ ہے کہ قیامت صرف اسی عام تباہی
اور بر بادی کا نام نہیں، اسلامی اصطلاح میں
تیامت نام ہے مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے
اور اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہونے کا جس
دن انسان کو اس کے اچھے اور بے ہنل کی
جواب دہی کرنی ہوگی اور اس کے انعام کو اسے
جیگلتا ہو گا۔

تیامت کے اس عقیدے میں اگرچہ غفلاد شرخا
سمی شک و شب کی گنجائش نہیں ہے لیکن حقیقت
یہ ہے کہ منکرین کی طرف سے اسلامی عقاید کی وہست
میں سب سے زیادہ جس چیز کے اندر شک و شب
کا اظہار کیا گیا دہ یہی عقیدہ ہے، دنیا کی عام تباہی
اور بر بادی کا انکار نہیں اس کا انکار تو نہ پہلے تھا ان
آج ہے۔ مر نیکے بعد دوبارہ زندہ ہونا اور اپنی کھلی
زندگی کے حساب سے کیلئے پیش ہونا ابتدہ نہ پہلے
قابلِ نسلیم تھا زماج قابلِ تبول ہے پہلے اگر ایامِ جات
کے شرایع کیجئے تھے تو

حیاتِ ثم موت ثبت — — حیث خلافتِ یام عمر
زندگی پھر موت پھر دوبارہ زندہ ہونا۔ ام عمر (بیکم) یہ
سب خرافات ہیں۔

تو آج بیوی میری کے منکرین یہ کہتے ہیں۔
ان کا دوبارہ زندہ ہونا اس لئے ممکن نہیں کہ اس
کے جام جن خامر سے مرکب ہیں، مرنے کے بعد
وہ تحملیں ہو کر منتشر ہو جاتے ہیں اس کے اچھے زمان
کیے بعد دیکھے مختلف اجسام میں داخل ہوتے
رہتے ہیں مثلاً کچھ اجزا، موجود کتابیت ہیں کچھ معا

چھوٹی مونیاریا ستوں اور پڑوال کے چند
جیشمودیں پر قبضت کر لی ہے، اور انہی اصل
دولت سے خالدہ احمدانے کے بجائے دولت
کے ان فارسی مظاہر پاس طرح بیکھ گئے ہیں
لکھنئی سنجیدہ اور پڑیے کام کی ٹرف توجہ کرنے
کا فرصہ ہے، ان کو باقی نہیں رہی۔

عالم اسلام کی انگو شہر اس کے لئے
کھلی چوں ہے اور وہ اپنادیدہ دول مرس
اُس کے لئے فرش راہ کر سکتا ہے جس کے
باشندیں نسبت محمدی کا پسداشت ہڈاہد پوچھنے
کی پرستش کے بجائے تحدیثے فاروق کی پرستش
گئی دعوت دے، اور جاہلیت کے لفڑیں کے
بجائے صرف ایک لفڑہ ۷ ای ۱۰۸ سلام
من جدید ۸ تے پھرے اسلام کی
مرن یلو ۹ بلند کرے ۱۰

تاریخ اس الہ از مرد خدا کے نئے چشمہ
ہے دیکھیں ۔ ملائع آنما ، اور نہوش قسم انان
کون ہڈتا ہے سے
مُووحِ متصور کو بے باگ نہایتی کی تلاش
دیکھیں اٹھتی ہجر ۔ آواز کہاں سے پہنچے

بعضیہ قیامت کا ہولناک دن

ایمانہ اور اسی پر اپنی ہان سکتے تھے
گردستہ ہیں اسی طرح ہے ایمانی، جو دیا تھا،
جنرا و مسنا کی آخر
او، گرامی
کوئی بُجھ تو پہنچا یا ہے، دیتا ہیں زیادہ سے زیادہ
اگر کسی شخص کو پہل دیا بھی باعث کیا تو وہ اس کے کسی
ایک عمل اور ایک کام کا ہو گا۔ جن لوگوں نے
اپنے اچھے یا بُرے کاموں سے ایک عالم اور ایک
دُنے کو تاثر کیا ہے کسی ہیں بہت ہے جو ہمارے
اس کا پورا پورا چکا کے اس لئے اس کے بغیر تو چارہ
نہیں کہ ان ان تمامت کے دن پر ٹھیک رکھے اور
اپنی موجودہ زندگی کو اس پر پڑھے کہ ایک دن
اس کو میدان حشریں سبکے سامنے خدا کے حضور
ہیسر، ہوتا ہے اور دوسرے دن ایسا ہو گا جس دن مال دو
دوست احباب کے بجائے اچھے اور بُرے
اعراض، عطا مل پر انسان کی استhet کا ضیل ہو گا

کو ختم کر سکتی ہے جو پنجوں کے بل کفرے
ہو کر بلند ہوتا چاہتے ہیں اور بار بار عمر نے
کے یاد ہجود خود رئیسی کا شکار ہیں۔ جو خداوند
اور شاہینوں کی ایسی جماعت تباہ کرنے پڑا
جو اپنی ترقی لا چھیات مادیت کو نہ بنا میں اور
اور اپنی دلیلیت کو نیقی دفترات ملک نجد و
ذکر ہیں جن کو صرف یہ تذکر داعمن گیر ہو کر آنے سے
کو روپیا کی حنگنا فی سے اس کی کشادی دفتر اخو
کی طرف نے جائیں اور خداوب کی تائاضا یو
سے اسلام کے سایر رحمت میں لے آئی، اگر
کام کسی درجہ میں کر دیا گیا تو یہ ذمہ دفت عالم عربی
پر عالم اسلامی کی تقدیر بدلتے کے لئے کافی
ہو گا۔

کل میں وہ بھی الگ بوجاٹ کا اور اس "نم اکبر"
کو ایسے اتحاد سمندہ میں لے ذمہ بے کا جہاں سے
آج تک نہ کوئی فتنہ عوں دا لیں پوا ہے ز پتو
ہے (حول الحث اللذی فیہ یہ ملتوی)
اگرما تعاویں اسلامی کی کافر لش عرب مالک سے
طحدانہ عرب قوم پرستی کے خطرناک اور زہر طیلی اشتات
کو فائدہ کرنے اور اس سمجھ ناپاک اور سخوں شکل
کو دہاں سے نکالنے میں کامیاب ہو گئی تو یہ اس کا
عرب قوم پر بہت بڑا احسان ہو گا جو ایمان کی
قوت سے بہرہ درہ بنے کے باوجود فی الحال
مغلوب ہے اور خداوندے دہن میں بے وطن ہے یہ
ذمہ دفت عربیں پر احسان ہو گا بلکہ ساری اسلامیت میں
پر احسان پوچا جو عرصہ سے اس کی پیاسی اور

انتظر ہے اور جو اپنی زندگی کے ہر دور میں، اس کا کلمہ پڑھتی رہی اور اس کے سچے سکھانے والے دہبی — اس نے کہ اس نے اپنے گذشتہ اور گذرا لمحات میں اپنے عربی شہپر اور بنی کے جانشناخت دیکھئے ہیں جنہوں نے اس کی نمیں کو اپنے گھوڑوں کی ٹاکوں سے پامال بلکہ درحقیقت مالا مال کیا ہے رات کو شب بیدار اور دن کو شہپر اور — اسلامی دنیا صرف ان ہی سماں ہیں کو جانتی ہو

یہ کافی فرش اس احساس کھتری کو بڑھانے کے لئے ملائیں۔ ملک نہ تم پور سکتی ہے جس نے ملائیں۔ ایک مزمن مرغ کی حیثیت اختیار کر لے اب، اس اتحاد سے اسلامی طاقتوں کی جو صلاحیت ہو گئی اور یہ حقیقت پھر اسی کے ساتھ آئے گی کہ دنگ دشل اور زبان دو طن اور وسیع کے سر سے آزاد ہو کر اسلام کی بنیاد اور بخاتم بخوت کی اساس پر آفاق کی تحریر صرف موسن کے حق ہے۔ اور اخذت اسلامی کی جہانگیری، اور ایک بنا بانی کی درست صرف انہی کے ہاتھوں مل سکتی ہے، اس کے لئے ایمانی طاقت، اور اخلاقی جرأت کے دو مضبوط شہپروں کی۔ غرورت ہے، اسی لئے کہ جوان صفات سے منصور ہے تو اس حال دجلہ کی دلدادوہ ہے جس سے وہ کسی زمانہ میں آتنا رہ چکا ہے، وہ انہی فضائل کی آشتیاں انہی ادراک کی خواہ ہے، اب کوئی مضمونی جائش یا وقتی کمال، اس کو فریب نہیں دے سکتا، جس طرح ایک محب اپنے محبوب سے چڑا پڑنے کے باوجود اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اسی کو اپنی کل کائنات سمجھتا ہے، اسی طرح اسلامی دنیا بھی اپنی ساری متادع دنیا شہپروں کے قدموں پر نشانہ کر چکی اور اب وہ اسکاناق بدل ببول کرنے پر کسی حالت میں بھی تیار نہیں۔ اسکا یہ چذبہ بہت بادی پیجاوں اور وہ ملن پرستی کے فاؤنڈر سے ہیں نایابا کرتا اسلئے کہ اسکی بہت ایمان بخوت سے والبست ہے۔

ایں ہر متن دے لے سو شی نہ حسد بادہ بود
با حریں اس آپنے نکر دو آں زگس مستانہ کرد
اگر یہ کان فرنس اپنارخ صحکر کے اور ان جذبات
کو اپنی اساس بنائے تو وہ ان بوتوں اور بالشیعوں

میں حال بعد الناصر۔ ۲۷ کمال اتابرک

او آپنی جانی تصور ہوں کو اپنے سر پر مسلط نہ کرنا
چاہئے۔ اور بنی گرسی سخت فقط اور خوف کے تھوڑا میں
دیر کے لئے ان چیزوں سے دستبردار ہجھاں
چاہئے۔

بہم اس اتحاد اسلامی کی وجہ سے ملکہ سودیہ کے سر ہے) اس لئے پرچوش حادثت کر ہے ہیں کہ یہی دعوت الیسی ہے جو ایک طرف عرب تو پسی کے جراثیم سے پاک ہے اور دوسری طرف ہے متعین منزل کی طرف رہنا ہی ایک طاقتور اور محکم بنیاد، اور اخوت کی بھان تیگری اور محبت کی جہانسا اور عالم اسلام کیلئے ایک وسیع پس منظر و میثون اختیار کر نیکی دعوت کر فیض ہے۔ اتحاد اسلامی کی یہ دعوت شیک الیسی۔

اتحاد اسلامی کی یہ دعوت صحیکالیے۔
..... وقت برلنگا بر بدھی تھے جبکہ عربوں کے
قوم پرستی کا تائخ تحریر ہو چکا ہے اور ہر میدان
میں انہوں نے اس سے بجز تائخ کامی کے اور کام
نہیں حاصل کیا ہے اسلئے یہ ایک بیش قیمتی
تاریخی وقت ہے جیسیں ہم اپنی قریب کے
دو آئشام تحریرات کا جائزہ لے سکتے ہیں احمدی
اور سجر پور امنگوں اور تمناؤں کے ساتھ
صحیح مسئلہ مسئلہ کی تحریر کر سکتے ہیں۔

شادِ ضعیل کی یہ دعوت اتحادِ اسلامی
امکانی ہتھ تک ضرور موقر، مخفیہ اور سوہنہ
ہو گئی یکدی ہو سکتا ہے کہ حق و باطل، اسلام و لاد
اوہ اسلامی دعوت اور قوم پرستی کے خطرناک
کے درمیان حد فاصل بنیا ہے، اگر نیت بخیر
تو حق نہ ادنی شامل حال ہے تو اس سے بر
غایبِ تاریخ نکل سکتے ہیں۔ رہا اس کا فودا ہی
تو وہ بھی نلاہر دبا ہر ہے اور اس میں کسی نکل
کی چنگانش نہیں ہے اور نہ اس کی طرف سے
ہونے یا اس کو خیر سمجھنے کی کوئی دبجہ؟

انجمن اسلامی سے دونوں ائمہ مسیحیت کے ایک مشترک درست منصب

منہی فائدہ تو یہ ہے کہ اتحاد اسلامی
دہبٹی حد تک پاش پاش ہو جائے گا
ساؤں سے عربوں پر مسلط ہے۔ اس لئے
کارناک باغ اس نے سکھائے ہے۔

مندست کے ساتھ) ... شام میں چدا ہو جائیا اور بایاں پاؤں میں میں نشدید طور پر جانی ہے اور آتی رائیے معلوم ہوئے ہیں کہ

چراغِ مصطفوی یا شریعت‌الله

یعنی در اصل عربی میں لکھا گیا تھا، اس کے ارد و سر جو کہلے ہم ہوسی نذر الحفیظ خدّی کے شکر گزار
ادارہ منطقہ امور سنگ و قت میں یہ خدمت انجام دی (ادارہ ۵)

امت مسلم اس عبود آخزیں متعدد تعابیں ذکر کردار
تعابیں شیک سوارتوں سے بہکنار ہوئی اور اس نے
سخن ایمان کی خاکت اور خدا پر اعتماد کی وجہ
سے نازک ترین صوت توں اعلان میں وابستگاہ کی
شیدید ترین ٹھیریوں میں بھی اپنے سخت سخت
اور طاقتور دشمن پر فتح و لغرت حاصل کی اور
ام نے والی نسلوں کے لئے ایک ایسی درخشش
سماں تک اور زندہ جاویدہ منزل قائم کر دی —

سماں تک اور زندہ جاویدہ نہ ساہم رہے۔ جس سے ایمان کی قوت، «سلام کے پیغام کی صداقت اور اس کے لازوال ہونے کا ایک رنگہ ثبوت ملتا ہے، نیز یہ اس بات کی داشت اور حکم دلیل ہے کہ حواہ حالات کئے ہی شدید تر ہو جائیں۔ ماحول کتابی ناسازگار ہو، ملا عنۃ کی طا قیس کتنی ہی قوت انھیا کر لیں، بہر حال اشراقی نے اس امت کیلئے بقاہ در ترقی اور غلبہ در فرازی کی صلاحیت مقدمہ فرازدار کی ہے۔

ان توشکدار اور تحریکیز موائع میں سے ایک موقع دہ بھی تھا جب شاہ فیصل نے آنکاد اسلامی کیلئے اپنا جراحتمندانہ اور حقیقت پسندان اعلان کیا۔ اور ایک ایسی کانفرنس کی دعوت دی جس میں تمام دنیا کے اسلام کے چوپانی کے رہنماء اور سربراہ شرکیں ہوں، اس تحریکیک ود عوت میں اسلامی ملکوں کی وحدت اور اسلام کے پیغام کو ایک اساس کی حیثیت سے جتوں کیا جائے اور میرے نزدیک اس موقع کانفرنس کی بھی صحیح اور اصل حقیقت ہے۔

شادِ فیصل نے رجہبیں کسی بھی بھی خلیلیوں سے
میرا تردد نہیں دیا جاسکتا) یہ حرامہ مدنہ موقن
افتباگر کے تاریخ کو اپنا منتظر و حاضر براہ
نمایا ہے، وہ اس تابناک احمد بخاری کو تاریخ کوپت
سنیات ہے آب زدیں سے حفظ کرنے کیلئے بھیں
ہے۔ قلم کی گردش رک گئی ہے شاید اسکو کوئی نیا

تقویٰ کی دو روح کہاں تک کار فرما ہے اور
اللہ عزیز عنہ اللہ اکلام "میں اشارہ کیا
جاتا ہے، قیامت کی پھر کسی کب آئے گی اس
کا علم تو انہی کے موالد کسی کو نہیں۔ لاس اس کا کچھ
کاصل مقصود ہے، اسی کے ساتھ ہیں یہ بھی
نہیں جوں چاہئے کہ اس دین حنفیت کی طرف
بو قرآن و احادیث میں جا بجا نہ کوہ ہیں بیان شان
انتساب ہونے کے بعد مارکی زندگی سے اسر
کے طور پر سخاری شریف سے مرد ایک محترم دین نقل
کی جاتی ہے تھے حضرت ابو ہریرہؓ سے مردی ہے
کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دختری طور پر
بیٹھے کہ مرد سال میں ایک دختری طور پر
اس قربانی میں حصہ لے لیں بلکہ ہم اس سے زندگی
ایک اعرابی آیا اور آتے ہی اس نے یہ سوال کیا
کہ وہ بھی میں جو سیدنا حضرت ابراہیم
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیتا کو دیا تھا، اور
راہ حق میں تربیتی کی ایک عظیم اور ابدی منان
قربانی واجب ہوتی ہے اور وہ ایک دن بیان
کے مشاپکہ جاؤ کہ اللہ کی راہ میں تربیت کر کے
اس بات کا عترت کرتا ہے کہ اس نے حکم خداوندی
کے ساتھ سر اعلیٰ عزم کر دیا، اور وہ منتظر ہی
کا پوری طرح میت ہے۔

بعید۔ قیامت کا ہولناک دن

غامول کے کہاں میں فرمائیں میں کہوں
ذلیل العبد الصالِم گھا جو بعد خدا نے حضرت
دکھنے علیہم میں علیہم میں علیہم میں علیہم
شہید امام دمت کے جانے لیکن تو قیامت
فیحمر قلماً تونیتی پر اس وقت تک کوہ
سکتے انت تھے تک کوہ اسی پر اسی پر اسی پر
ہر قریب علیہم اسی پر اسی پر اسی پر
نیقاں انہوں کے کہاں کے کہاں کے کہاں کے
لحریز الوہر تدین اور مجیدان سے جدا
علی اعفیا بجهہ منذ کر دیا تو خود ان کا
کسی نتیجہ کی کوئی لعنتگر کرنا لا جاصل ہے اور اس
سے زیادہ بہل اور لا بینی بات یہ ہے کہ اسی بیناد
پر گواہ ہے پھر کہا جائیگا
یہ لوگ آپ کے جدابیتی
پر دوسرے کی زندگی کے وجود بھی کا انکار کر دیا جائے
وہ مرتد ہو گئے تھے۔

مطلب یہ کہ جاہری زندگی اس دنیا میں نہیں
چڑھاتی بلکہ اس کے بعد بھی ایک زندگی ہے اور یہاں
اس دنیا میں ہم نے بھی کچھ اعمال کئے ہیں، ہاں
آدمی چاہئے وہ کسی عقیدہ و خیال کا ہو یہ مانے
پر جیوں ہے کہ اسی کام کا، جھا اور برے کام کا
پانی ہوتا ہے، پسی دلیل اسی کی میں کہا جائیگا
آنے کی زندگی میں اگر کوئی چیز کام آئے
گی تو وہ صرف سچا ہے اور یہاں زندگی کے دفعائے
کے کوئی پیش کرنا نہ کر دیں،
اور اعمال میں بن کا کام نے کہم کر دیا ہے اس دن
آخر جب کہ ساری اسلامی دنیا میں تربیت
خدا کے تھر و قتاب سے اگر کوئی ہیز ان انواع میں
کا پیسہ ادا جائے، وہیں کہا جائیں کہ اسی

می شکریم و می روم

مولانا عبد اللہ عباس نڈی مقيم حال لندن

اجرام دیا۔

پیشہ علم کا اقتدار ہے یا کسی حکماء صدیقو
یاد ریاست کے کا۔

وادھ کوئی اکٹھا بھی نہیں، اب تو ائمہ دن اس
طریقے کے یا اس سے بڑے طبلے و افات میں آتے رہتے
ہیں، ابھی جتنے بھی نہیں گزنا ہے۔ مکن ہے جوست
آپ یہ سطھن پر ہو رہے ہیں اس سوچت مہیں گزنا ہے
کہ حکما کے صد نکر رہا صاحب اپنے آئندہ مفت تک
سے بہ دخل کئے گئے ہیں، جوست وہ برا احمد ہیں کے
درمیان پر وارکر ہے تھے، ان کی حکومت زین کے
اندر دھنس رہی تھی، جوست وہ پنگ کے ہوا فی
اٹاہ پر فوجی سالائی میں ہے تھے، ان کے لئے
میں ایک ایک ایک سوچت گزارے جا رہے تھے وغیرہ
سے ان کی تصوریں کمال کر کرے میں چھپی جاوی
تھیں، عیسوی اسال کا تھیں ایک ہے، الجست دنہا
بزرگی اور فردی میں پاچ القاب اس اور کچھ
یہ، یہ جوڑی سٹیشن کستر ان افریق رہی تھی کہ
میں فوجی القاب آیا، کرنی برا کسانے صد دا کوے
کو ممزول کر کے گزار کیا اور اپنی حکومت قائم کری، میں
جوڑی کو اپر فوٹا (RIPPER VOLTA) میں
صدیا میگ کو ڈھنے کے بڑے بڑے بڑے اور کچھ
میں فوجی القاب آیا، کرنی برا کسانے صد دا کوے
کو ممزول کر کے گزار کیا اور اپنی حکومت
قائم کی پندرہ جوڑی کو نہیں بھی ایک ایک
توغادا الحاد احمد بیلکو فوج کے ایک میتھے
کیلے ریکارڈنگ میں بھی سامنے گئے تھے اور
دیکھا، ڈرامہ کے لفظ سے آپ کو غلط بھیت ہے ہو کر
میں بات کو ریگن بنانے یا اتنا پر وارکر کی کوشش
کیا بوریا دال کی جاتی ہے، یہی تو سلم بھی کہ اس
بڑک نے کھڑکارخ کیا۔ ملزم کب اور کس طریقے
کیا گیا۔

مکن ہے آپ یہ خیال کر رہے ہیں کہیں آپ کو
سمی چوریا کو کا قصد سنارہ ہا ہوں جو کہ کے محل میں
چوری کے لئے چلا گیا تھا، جو نہیں ہے ایک حکمان کا
دعا ہے، قدمی اصطلاح میں جس کو بادشاہ کہتے
تھے، جو ایک شہر یا حاکم وقت سچا صدیقو
تھا، شب غزالی کا بیس پہنچے ہوئے اپنے راخنکو
جس کو سی سک پہنچنے کی بہترین تباہی بھی نہیں کر سکتا،
پھر پہنچنے والے کئی مہر لیں ملے کر نیکے بد پہنچنے ہیں
اس کو اپنی کا دل جان پھاؤ، فوجی خوات ہمیشہ
تیار یاں ہوئی ہیں۔ جا ہت بنی ہے، اس کی خیام
کو سپاہیوں نے گھیر لیا ہے، اس اچانکہ ہیبت
نے اس کو سوچنے سکھنے اور جائزہ لینے کا بھی موقع نہ
دیا۔ کھڑکی سے کوکر جان بچانی کی کوشش کی، مگر خود
اس کے حافظ، عمل کی چوکیداری کرنے والے سپاہیوں
نے جس کو پکڑ کر ذبح کیا ہے جس کے ہزار کریڈ کار بے
لے

یہ معلم ہے کہ بادشاہ اص صدیقو یہی میں
جب کہیں جا کر حکمانی ملغا ہے۔ عکس کا نام تھا
طریقہ لارامانی انداز میں اور کسی جزو تک طریقہ پر
پیش آتا ہے کہ اس ان کو لیکن نہیں تاکہ دیکھی جائے
وہیں ہم جو صدیقو یہیں کافی فرقی نہیں رہ گیا۔

تم ای سبست کہا

تاریخ و ادب

عمری استہ رہا

۳